فتح (پیروزی)

چاہے جنگ ہو یا امن، خوشی ہو یا غم، آسانی ہو یا مشکل، سکون ہو یا اضطراب — دل کو اللہ کے حوالے کر دو اور اُس کے ذکر کو کبھی نہ بھولو۔

یہی کامیابی کا راز ہے۔

دنیا کے روزمرہ کے مصروفیات تمہیں اللہ کے یاد سے غافل نہ کریں، اور اس کے غم و دکھ تمہیں ذکرِ خدا سے دور نہ کریں۔

جتنا ہم اپنے اندر ذکر اور توجہ کو بڑھاتے ہیں، اُتنا ہی ہم دنیا کے غفلت کو کم کرتے ہیں اور اس دنیا کو اللہ کے رحمت کے قریب لاتے ہیں — یہ اللہ کا یقینی وعدہ ہے۔

اگر ہم اللہ کو "حیّ و قیّوم" کے نام سے یاد کریں، تو ہمیں زندگی اور قیام (استقامت) کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

ابا عبداللہ الحسین

کل یوم عاشورا، کل ارض کربلا

ہم خدا کے دشمنوں کے مقابل کھڑے ہیں اور اس کے دوستوں کے ساتھ صف بستہ ہیں۔ ہم نے بارگاہِ ابا عبداللہ علیہ السلام میں قدم رکھا ہے اور اپنے صف کو بزدلوں اور ظالموں سے جدا کر لیا ہے۔

جیسے جیسے ہم عاشورا کے شب و روز کے قریب ہوتے جاتے ہیں، اپنے خالق سے قربت کو زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ یہ دنیا ہمارے حساب و کتاب سے نہیں چلتی۔ اس میدان میں طے ہے کہ یا تو ہم سب شہید ہوں گے یا قیدی بنائے جائیں گے۔

کیا عظیم خدا ہے یہ خدا

عقلیں اس کے ارادے سے لرزنے لگتی ہیں۔ آنکھیں تقدیر کو بدلنے کے لیے گردش میں آتی ہیں، گھومتی ہیں، لیکن آخرکار تھک ہار کر گر جاتی ہیں اور حسرت میں ڈوب جاتی ہیں۔ فہم و شعور اس عظیم مصیبت کی حکمت کو سمجھنے میں عاجز آ جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر، ہر مومن دل میں کھٹکتا ہے: کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ اتنے پاکیزہ اور عزیز لوگوں کو ایک ہی وقت میں قربانگاہ میں لے جائے؟

کیا عظیم خدا ہے یہ خدا

کربلا اور عاشورا خالص توحیدِ خداوندی کا مظاہرہ ہے۔ ایسے مناظر جو بے مثال ہیں، اور عقل و خیالات کو حیران و ششدر کر دیتے ہیں۔ یہ خدا کون ہے؟ جس نے اپنے محبوب بندے کے ساتھ یہ سب ہونے دیا، اور اُسے اجازت دی کہ تمام انسانوں کے ہدایت کے لیے ایسی مصیبت کو جھیلے۔

حب الحسین یجمعنا

دین اور علم

ایسی دنیا میں جہاں فریب اور ریاکاری، جھوٹ اور دھوکہ، مکر اور چالاکی نے حق کی جگہ لے لی ہو،

اور اندھیرے کو روشنی بنا کر پیش کیا جا رہا ہو —

ایسے میں نور کی ایک چنگاری سے تاریکی کے دل پر نشانہ لگانا ہوگا،

اور روشنی کا ایک دھماکہ برپا کرنا ہوگا۔

روشنی کی تلاش کے لیے، قیام ضروری ہے۔

ہمارے ساتھ رہیں...

اسلام

ہم جس دور میں جی رہے ہیں، یہ زمانے کا ایک حصہ ہے، مکمل زمانہ نہیں۔

آدم اور حوا علیہما السلام زمین پر اترے اور دین کا جھنڈا بلند کیا، لیکن قابیل کی خیانت کا سامنا کیا۔

توحید کا پرچم ایک نبی سے دوسرے نبی تک ہاتھوں میں ہاتھ اور کندھوں سے کندھوں ملا کر منتقل ہوتا رہا، اور قابیل جیسے لوگ ایک کے بعد ایک تاریخ کے سیاہ باب کا حصہ بنتے گئے۔

آج توحید کا پرچم بقیۃ اللہ کے کاندھوں پر ہے۔ وہ انبیاء اور اولیاء الہیؑ کا باقی ماندہ ہیں، اور قابیل جیسے لوگ قطار در قطار ان کے خلاف صف آرا ہو چکے ہیں۔

حق کا کارواں ایک مسلسل سلسلہ ہے؛ آدم سے لے کر بقیۃ اللہ تک، اور یہ تسلسل کبھی ایک لمحے کے لیے بھی منقطع نہیں ہوا۔

یہ جو صدائے حق آج دنیا کے مظلوموں کی طرف سے سنائی دیتی ہے، یہ وہی صدا ہے جو تاریخ کے آغاز سے لے کر آج تک تمام مظلوموں کی آواز ہے۔

اور آج ہم، حق کے اس تسلسل میں، توحید کے پرچم بردار بن چکے ہیں۔

یہ پرچم کبھی زمین پر نہیں گرا، اور ہمیشہ لہراتا رہا ہے۔

خدائے عزیز

آج کے ہمارے آپریشنز کا کوڈ نام "عزیز" ہے — اللہ تعالیٰ کا وہ نام جو ربوبیت کی قوت اور طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔

اللہ کی قوت یوں اپنی شدت ظاہر کرتی ہے کہ:

کبھی ایک مظلوم قوم، دنیا بھر کے لوگوں کی محبوب بن جاتی ہے۔

اور کبھی ایک عظیم انقلاب، پوری دنیا میں جگہ بناتا ہے اور نمایاں ہو جاتا ہے۔

اور کبھی واقعات کے نتیجے میں، دین کے دشمنوں کے خلاف اتحاد وجود میں آتا ہے۔

اور کبھی منافق ظالم، اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو ویران کرتے ہیں۔

اور کبھی دنیا کے متکبر ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔

مجاہد

سچا مجاہد وہ ہے جو اپنی جان، مال اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہے، سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے ہاتھ میں لے لیتا ہے، اور صرف اللہ کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔

ایسا انسان اپنے مقصد کے حصول اور خدا کے دشمنوں پر غالب آنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتا ہے، اور کبھی بھی اپنے منصوبوں سے غافل نہیں ہوتا۔

لہٰذا، سچا مجاہد اپنی زندگی کے پروگرام اور اس کے متن میں مسلسل جدوجہد کرتا ہے، اور دشمن سے مقابلے کے راستے میں کبھی بغیر علم اور بصیرت کے قدم نہیں اٹھاتا۔

مجاہد ایک ایسا مجتہد ہے جس کے عقائد مضبوط، کافی اور کامل ہیں؛ جس کے اعمال بروقت، دقیق اور مکمل ہوتے ہیں؛ اور جس کے اہداف اور نظریات ولی الہی کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں۔

ایسے مجتہد کے مقاصد اور نظریات ایک طرف اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں، اور دوسری طرف اجتہاد، ایمان اور عمل کے دل سے جنم لیتے ہیں۔

یہ مقاصد اور نظریات توحید کی بلندیوں اور اس کے دائرہ کار کی وسعت تک پہنچتے ہیں۔